

پانیم - عددِ تیرہ

پانیوم کی جانب واپسی

Jeff Pippenger

2026-02-17

قیصریہ فلپی سے قیصریہ بحری تک، راستے میں کوہِ تجلیٰ پر ایک توقف کے ساتھ؛ پطرس اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے جو اُس خط میں عیدِ نرسنگوں کے سنگِ میل پر پہنچتے ہیں، جو احبار باب تئیس کی بائیس آیات کے دو خطوط پر قائم کیا گیا ہے، اور یہ زمانہ مسیح کے پنتکست کے موسم کے ساتھ ہم آہنگی میں ہے۔ احبار باب تئیس، صلیب، پنتکست اور کرنیلیس کا پطرس کو بلوانا؛ یہ سب تیسری، چھٹی اور نویں ساعت کی علامتی معنویت کے ساتھ خط بہ خط یکجا کیے جاتے ہیں۔

صلیب پر مسیح کے تیسرے، چھٹے اور نویں گھنٹے، پنتیکست کے موقع پر پطرس کے تیسرے اور نویں گھنٹے اور کرنیلیوس کے نویں گھنٹے، نیز یافا میں پطرس کے چھٹے گھنٹے اور قیصریہ فلپی میں تیسرے گھنٹے—یہ سب دانی ایل، باب گیارہ، آیات تیرہ تا پندرہ سے مربوط ہیں، کیونکہ قیصریہ فلپی پانیوم بھی کہلاتا ہے۔

پطرس یومِ پنتیکست کے روزِ کتابِ یوایل سے وعظ کر رہا تھا، اور جب پطرس نے کرنیلیس کے گھرانے کے سامنے اپنا پیغام پیش کیا تو روح القدس کا افاضہ غیر قوموں پر بھی اسی طرح ہوا جیسے یومِ پنتیکست یہودیوں پر ہوا تھا۔ یہودیوں کے لیے اور بعد ازاں غیر قوموں کے لیے روح القدس کا یہ افاضہ ایامِ آخرہ میں روح القدس کے افاضے کی تمثیل تھا۔ ایامِ آخرہ میں یہ افاضہ دو مرحلوں پر مشتمل ہے: اس کا آغاز 9/11 پر ایک چھڑکاؤ سے ہوتا ہے، جو بالآخر آدھی رات کی پکار کی منادی تک ترقی پاتا ہے، جو اتوار کے قانون تک پہنچتی ہے، اور پھر تیسرے فرشتے کی بلند پکار بن جاتی ہے، جہاں اور جب آخری بارش بلا پیمانہ اندیلی جاتی ہے۔

پس، اے صیون کے فرزندو، شادمان ہو، اور خداوند تمہارے خدا میں خوشی مناؤ؛ کیونکہ اُس نے تمہیں پہلا مینہ باعتدال عطا کیا ہے، اور وہ تمہارے لیے بارش برسائے گا—پہلا مینہ اور پچھلا مینہ—پہلے مہینے میں۔ اور کھلیان گندم سے بھر جائیں گے، اور حوض سے اور تیل سے لبریز ہو جائیں گے۔ اور میں تمہیں اُن برسوں کا عوض دوں گا جو ٹڈی، کینکر کیڑے، سنڈی اور کترنے والے کیڑے نے—میری وہ بڑی فوج جسے میں نے تمہارے درمیان بھیجا تھا—کھا لیے ہیں۔ یوایل 2:23-25.

پطرس اُن کی نمائندگی کرتا ہے جو 9/11 سے اتوار کے قانون تک کے ابتدائی معتدل چھڑکاؤ کی تاریخ میں شریک ہیں، اور نیز اُس آخری بارش میں بھی، جو اُن "سالوں" کو بحال کرتی ہے جو لاؤدیقیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹزم کی بتدریج بڑھتی ہوئی بغاوت کی چار نسلوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور جو تباہ کر دیے گئے تھے۔ بیکل میں، نویں گھڑی پر، پطرس نے کتابِ یوایل میں مذکور "سالوں کی بحالی" پیش کی۔

پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں، جب خداوند کے حضور سے تازگی کے اوقات آئیں گے؛ اور وہ یسوع مسیح کو بھیجے گا جس کی منادی پہلے تمہیں کی گئی تھی؛ جسے آسمان کو اپنے پاس رکھنا ضرور ہے جب تک کہ سب چیزوں کی بحالی کے اوقات نہ آجائیں، جن کی بابت خدا نے دنیا کی ابتدا سے اپنے سب مقدس نبیوں کے منہ سے فرمایا ہے۔ کیونکہ موسیٰ نے درحقیقت باپ دادوں سے کہا تھا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا؛ تم ہر بات میں اُس کی سنو گے جو کچھ وہ تم سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر جان جو اُس نبی کی نہ سنے گی، قوم میں سے منقطع کی جائے گی۔ ہاں، اور سب نبی، سموئیل سے لے کر اُن کے بعد والوں تک، جتنے نے بھی کلام کیا ہے، اُن سب نے بھی انہی دنوں کی

پیش گوئی کی ہے۔ اعمال رسولوں 19:3-24.

تحقیقی عدالت میں مسیح کا آخری کام گناہوں کا محو ہے، اور اس محو کا آغاز خدا کے گھر سے ہوتا ہے۔

کیونکہ وقت آ پہنچا ہے کہ عدالت کا آغاز خدا کے گھر سے ہو، اور اگر اس کا آغاز پہلے ہم سے ہو تو جو خدا کی خوشخبری کے فرماں بردار نہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟ اور اگر راستباز بمشکل نجات پاتے ہیں تو دین اور گنہگار کہاں ظاہر ہوں گے؟ پس جو لوگ خدا کی مرضی کے موافق دکھ اٹھاتے ہیں وہ نیکوکاری میں اپنی جانوں کی حفاظت اس کے سپرد کریں جو ایک امین خالق ہے۔ 1 پطرس 4:17-19.

پطرس نے پنتیکست کے موقع پر، اور سمندر کے کنارے قیصریہ میں کرنیلیس کے گھر پر بھی، یہ سمجھ لیا کہ یوایل نبی کی کتاب پوری ہو رہی تھی۔ پنتیکست اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے—وہ وقت جب خدا کے گھرانے کے لیے عدالت مکمل ہو کر پھر غیر قوموں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اتوار کے قانون کے وقت اس کا پیغام وہی ہے جو نصف شب کی پکار کے وارد ہونے پر منادی کیا جاتا ہے۔ اعلان آلفا اس نبوی مدت کی ابتدا ہے جس کا اختتام اعلان اومیگا پر ہوتا ہے۔ پطرس ان کی نمائندگی کرتا ہے جو پیغام کی منادی کرتے ہیں، اور پیغام کا آغاز اس کی قدرت بخشی سے ہوتا ہے، جس پر اسلام کے گدھے کا کھولا جانا نشان ٹھہرتا ہے۔ گدھے کو نصف شب کی پکار کے آغاز کی نشاندہی کے لیے کھولا جاتا ہے، اور ایسے اتوار کے قانون پر دوبارہ کھولا جاتا ہے، جو نصف شب کی پکار کا اختتام ہے۔

پس پطرس ان کی بھی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے اسلام کی جانب سے ریاستہائے متحدہ امریکہ پر ضرب کی پیشگوئی کی تھی۔ نصف شب کی پکار کے موقع پر پطرس کا پیغام اس پیغام کی تصحیح ہے جس نے پہلی مایوسی اور تاخیر کے زمانے کے آغاز کو نشان زد کیا تھا۔ لہذا پطرس ان کی نمائندگی کرتا ہے جو نصف شب کی پکار کے پیغام کی منادی کرتے ہیں، اور جنہوں نے اولین بنیادی آزمائش پاس کی، وہ آزمائش جو 2024 میں وارد ہوئی اور 8 مئی 2025 کو پہلے امریکی پاپائے روم کے انتخاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، دانی ایل باب گیارہ کی آیت چودہ کی تکمیل میں۔

عید نرسنگوں سے لے کر پنتیکست تک کا زمانہ پنتیکستی موسم کی تیسری اور فیصلہ کن کسوٹی ہے، جس کی نمائندگی احبار باب تیس میں کی گئی ہے۔ تین فرشتوں کے اس اصول کی، جس کی سیسٹر واٹ نے نشاندہی کی، ماہیت محض سادہ ریاضی ہے۔ وہ یہ بتاتی ہیں کہ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا پیغام ہو ہی نہیں سکتا۔ چونکہ پطرس پنتیکستی اتوار کے قانون پر یوایل کی کتاب کی منادی کرتا ہے، اس لیے وہ پیغام نصف شب کی پکار کے اعلان کے آغاز میں بھی یوایل ہی کی تعلیم دیتا ہے، جو پنتیکستی موسم کی تیسری اور فیصلہ کن کسوٹی ہے۔ پس پطرس اس تین مرحلہ وار آزمائشی عمل کے دوران وفاداروں کی نمائندگی کرتا ہے جو اس وقت شروع ہوا جب مکاشفہ یسوع مسیح کی مہر 31 دسمبر 2023ء کو کھولی گئی۔ اگر پطرس تیسرے قدم پر موجود ہے تو ضروری ہے کہ اس نے پہلے دونوں قدم بھی طے کیے ہوں، کیونکہ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا زمانہ 9/11 پر شروع ہوا، اور اس نے ایک تین مرحلہ وار آزمائشی عمل منکشف کیا جس کی نمائندگی بنیادوں کی طرف واپسی کے لیے 9/11 کے نرسنگ کی پکار سے ہوئی۔ پھر 18 جولائی 2020 کی اولین مایوسی کی آزمائش آ پہنچی۔ اس تاریخ کی تیسری آزمائش اتوار کا قانون ہے۔ 18 جولائی 2020 کو ایک نبوتی بیابانی دور شروع ہوا، اور اسی بیابانی مدت کے اندر، جولائی 2023 میں ایک "آواز" بلند ہونا شروع ہوئی، اور پھر 31 دسمبر 2023 کو، 9/11 کے بائیس برس بعد، مکاشفہ یسوع مسیح کی مہرگشائی شروع ہوئی۔ 2023 سے اتوار کے قانون تک کا زمانہ (جب 2,300 دنوں کی کامل تکمیل واقع ہوگی) اس طرح متعین ہوتا ہے کہ وہ "23" سے شروع ہو کر "23" پر ختم ہوتا ہے، کیونکہ 22 اکتوبر 1844 کا بند دروازہ اتوار کے قانون کے وقت کے بند دروازے کی تمثیل ہے۔ دو ہزار تین سو سالہ نبوت کی نمائندگی 2,300 کے اندر موجود "23" کرتی ہے۔

1844، پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کا اختتام تھا۔ یہ تاریخ 1798 میں پہلے فرشتے کی آمد سے شروع ہوئی، اور چھپالیس برس بعد 1844 میں ختم ہوئی۔ وہ چھپالیس برس اُس میلرائٹ ہیکل کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں مسیح 1844 میں ناگہاں داخل ہوا۔ انسانی ہیکل مرد و زن دونوں کے لیے "23" کروموسومز پر مبنی ہے، لہذا "23" اُس کام کی علامت ٹھہرتا ہے جو مسیح نے 1844 میں شروع کیا۔ وہ کام یہ تھا کہ اپنی الوہیت کو ہماری انسانیت کے ساتھ متحد کرے۔ یسوع روحانی حقائق کی توضیح کے لیے عالم طبعی کو بروئے کار لاتا ہے، اور 2,300 برس کے اختتام پر 1844 میں جس کام کا آغاز ہوا، اُس کی نمائندگی "23" مذکر کروموسومز کے "23" مؤنث کروموسومز کے ساتھ مل جانے سے ہوتی ہے۔ جب ایک مرد ایک عورت سے عقد ازدواج میں بندھتا ہے تو وہ دونوں ایک جسم ہو جاتے ہیں، اور یہی ازدواج وہ امر ہے جس کا آغاز مسیح نے 1844 میں کیا۔ 1844 کا بند دروازہ اتوار کے قانون کے بند دروازے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، اور اُس بند دروازے کی علامت "23" ہے۔

31 دسمبر، 2023 سے لے کر اتوار کے قانون کے "23" تک ایک ایسا عرصہ متعین ہوتا ہے جس کی ابتدا ایک "الفا" "23" سے اور انتہا ایک "اومیگا" "23" پر ہوتی ہے۔ یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ہیکل کے زمانے کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ یہی تاریخ 9/11 سے اتوار کے قانون تک کے عرصے کا ایک فریکٹل ہے۔ 1844 کی نمائندگی عدد "23" کرتا ہے، اور وہ مردوں کی تحقیقی عدالت کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ 9/11 زندوں کی تحقیقی عدالت کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، لہذا 9/11 بھی عدد "23" کا حامل ہے۔ 9/11 سے اتوار کے قانون تک کا عرصہ ایک ایسا عرصہ ہے جس کی ابتدا "الفا" "23" سے اور انتہا "اومیگا" "23" پر ہے۔ 2023 سے اتوار کے قانون تک کا عرصہ 9/11 سے اتوار کے قانون تک کے عرصے کا ایک فریکٹل ہے، اور اسی عرصے میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ہیکل قائم کیا جاتا ہے۔ میلرائٹ ہیکل چھپالیس برس پر مشتمل ایک عرصہ تھا، لیکن آخری ایام میں وقت اب باقی نہیں رہا؛ اور ایڈونٹ ازم کے آغاز میں میلرائٹ کے چھپالیس برس ایڈونٹ ازم کے اختتام میں اسی عرصے کی تمثیل ٹھہرتے ہیں، اور وہ عرصہ "23" سے شروع ہو کر "23" پر ختم ہوتا ہے، اور اس طرح میلرائٹ عدد چھپالیس بنتا ہے۔

ان تینوں تاریخی ادوار تین مرحلوں پر مشتمل ایک امتحانی عمل کی نمائندگی کرتے ہیں (9/11) 9/11 سے اتوار کے قانون تک، اور 2023 سے اتوار کے قانون تک)۔ یہ تاریخ میکائیل کے نرسنگے کی پکار سے شروع ہوئی؛ میکائیل نے 31 دسمبر 2023ء کو موسیٰ اور ایلپاہ کو مردوں میں سے زندہ کیا؛ اور جب میکائیل، جو مسیح ہے، مردوں کو زندہ کرتا ہے، تو وہ نرسنگے کی آواز کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

کیونکہ خود خداوند آسمان سے للکار کے ساتھ، سردار فرشتے کی آواز کے ساتھ، اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ نازل ہوگا؛ اور جو مسیح میں مردہ ہیں وہ پہلے جی اٹھیں گے۔ ۱ تھسلونیکوں ۴:۱۹

میکائیل سردار فرشتہ ہے، اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ مل کر مردوں کو زندہ کرنے والی اسی کی آواز ہے، اور کتاب یہوداہ ہمیں مطلع کرتی ہے کہ میکائیل نے موسیٰ کو زندہ کیا تھا۔

تاہم سردار فرشتہ میکائیل نے، جب وہ ابلپس سے موسیٰ کے بدن کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، اس کے خلاف بدگوئی پر مبنی الزام لگانے کی جرأت نہ کی بلکہ کہا: خداوند تجھے جھڑکے۔ یہوداہ 1:9۔

مسیح، میکائیل سردار فرشتہ کے طور پر، 31 دسمبر 2023ء کو اپنی ذات کے مکاشفہ پر سے مہر اتاری، جب اُس نے پھر موسیٰ اور ایلپاہ کو زندہ فرمایا، یعنی وہ دو گواہ جو 18 جولائی 2020ء کو قتل کیے گئے تھے۔ پھر الفا خارجی بنیاد کا امتحان آپہنچا۔ وہ فرشتہ جو 9/11 کے وقت نازل ہوا، اُس نے یرمیاہ کا نرسنگا پھونکا جبکہ اُس نے اہل ایمان کو میلرائٹ بنیادوں کی طرف واپس بلایا، اور اس کے متوازی، میکائیل کے نرسنگے نے بنیادوں کے امتحان کو متعارف کرایا۔ اس امتحان کی نمائندگی دانی ایل 11:14 میں کی گئی ہے، جہاں 'تیری قوم کے لٹیرے' بیرونی رویا کو قائم کرتے ہیں۔ میلرائٹوں نے یہ تعین کیا کہ اس آیت کی تکمیل روم نے کی، اور اسی نے رویا کو قائم کیا۔

8 مئی 2025 سے، حجرِ زاویہ اور سنگِ بنیاد پر ہیکل کی تشیید شروع ہوئی۔ 1996 کے تیس برس بعد—جب 1989 میں منکشف کیے گئے پیغام کو باضابطہ طور پر قائم کیا گیا تھا—31 دسمبر 2023 کو منکشف کیے گئے پیغام کو باضابطہ شکل دینے کے عمل کا آغاز ہوا۔

1989 کے پیغام کی 1996 کی باضابطہ تشکیل، اس کے تاریخی موضوع کی 1776 میں آمد کے دو سو بیس برس بعد وقوع پذیر ہوئی۔ 2023 کی مہر کشائی، 1996 کی باضابطہ تشکیل کی اس توثیق کے بائیس برس بعد عمل میں آئی جو 11 ستمبر 2001 کو اسلام کے نبوتی ظہور کے ذریعے ہوئی تھی۔

پطرس اس مقدس تاریخ کے اُن قاصدین کی نمائندگی کرتا ہے جو بنیاد اور ہیکل، دونوں کی آزمائشوں میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ہیکل کی آزمائش میں 18 جولائی 2020 کے ناکام پیغام کی اصلاح شامل ہے۔ 1989 کے پیغام کی 1996 میں رسمی تشکیل کے تیس برس بعد، ہیکل کی آزمائش میں نیشول، ٹینیسی پر ایک اسلامی حملے کے پیغام کی اصلاح اور پھر ازسر نو منادی کا کام شامل ہے۔ 1989 کے پیغام کی رسمی تشکیل کی نمائندگی 1996 میں "End of the End" نامی مجلے کی اشاعت سے ہوئی۔ اس مجلے میں دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کا احاطہ کیا گیا، اور اس نے ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کی نشاندہی کی۔ بحسبِ مشیتِ الہی، ایک غیر فعال خدمت، جس کا نام برسوں پہلے ہی "America for America" رکھا جا چکا تھا، اس خدمت کے سابقہ منتظمین، جن کے پاس 1989 کے پیغام پر کوئی روشنی نہ تھی، کی طرف سے ہماری خدمت کے سپرد کر دی گئی۔

1996 میں ہمارا خدمتی ادارہ Future for America بن گیا، اور ایک اشاعت شائع ہوئی جس نے وہ پیغام پیش کیا جس میں امریکہ کے مستقبل کی نشان دہی کی گئی تھی، جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں نمایاں کیا گیا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ نے 1776 میں اپنے نبوتی عروج کی ابتدا کی تھی، اور "22" برس بعد، یعنی 1798 میں وقتِ انجام پر، ریاست ہائے متحدہ نے بائبل کی نبوت میں چھٹی مملکت کے طور پر اپنا کردار شروع کیا، 1776 کے "220" برس بعد۔ 1996 میں، نبوت میں ریاست ہائے متحدہ سے متعلق پیغام کو باضابطہ صورت دی گئی۔ 1776 سے "220" برس، اور وہاں سے 1798 تک کے "22" برس، ولیم ملر سے مربوط ہوتے ہیں جنہوں نے 1831 میں—کنگ جیمز بائبل کی اشاعت کے "220" برس بعد—اپنا پہلا عوامی خطبہ پیش کیا۔ ایڈونٹ ازم کی ابتدا اور انتہا اس پیغام کی باضابطہ تدوین پر زور دیتے ہیں جس کی مہر وقتِ انجام پر کھولی جاتی ہے۔

1996 کے تیس برس بعد، یعنی 2026 میں، ہیکل کے امتحان میں 18 جولائی 2020 کے پیغام کی تصحیح کا کام شامل ہے۔ پس، 1989 کا الفا پیغام—جو آخری نسل کے لیے تھا اور 1996 میں باضابطہ صورت دی گئی—نے تیس برس کی ایک مدت کا آغاز کیا جو ایک پیغام کی تصحیح اور باضابطہ تشکیل کے امتحان پر ختم ہوئی۔ یہ تیس برس ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کی علامت ہیں، جو نصف شب کی پکار کے پیغام کو باضابطہ شکل دیں گے۔ پطرس اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو دوسرے اومیگا ہیکل کے امتحان کے عرصے میں وہ کام انجام دیتے ہیں۔

سسٹر وائٹ ہمیں آگاہ کرتی ہیں کہ خدا اپنی قوم کے درمیان غلطی کے داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے، اس غرض سے کہ وہ مطالعہ کریں۔

خدا اپنے لوگوں کو بیدار کرے گا؛ اگر دوسرے وسائل ناکام ہو جائیں، تو ان کے درمیان بدعتیں در آئیں گی، جو انہیں چھان کر بھوسے کو گندم سے جدا کر دیں گی۔ خداوند اپنے کلام پر ایمان رکھنے والے سب کو نیند سے بیدار ہونے کے لیے پکارتا ہے۔ قیمتی نور اچکائے، جو اس وقت کے لیے موزوں ہے۔ یہ بائبل کی سچائی ہے، جو اُن خطرات کو ظاہر کرتی ہے جو عین ہم پر آن پڑے ہیں۔ یہ نور ہمیں صحائفِ مقدسہ کا دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کرنے اور اُن مواقف کی نہایت تنقیدی جانچ پرکھ کرنے پر آمادہ کرے جن پر ہم قائم ہیں۔

یہ بیان اُس عبارت کا ایک حصہ ہے جو اس مضمون کو مکمل طور پر اختتام تک پہنچائے گا۔ مضامین میں اور سبت کے ہمارے زوم اجلاسوں میں، میں نے دانی ایل 11:10-15 پر ہماری غور و خوض میں کچھ رموز میں خلط ملط کر دیا، اور اگرچہ ہم نے ضروری اصلاحات کر لیں، میں پانیوم—وہ جنگ جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے—پر مضامین کے سلسلے کے اختتامی نتیجے کی جستجو سے ہٹ گیا۔ اب پانیوم کی طرف لوٹنے کا وقت ہے، اور جب ہم ایسا کریں گے تو ہمارے پاس ایک اضافی سلسلہٴ دلیل ہوگا جس کی نمائندگی پطرس قیصریہ فلپی، یعنی پانیوم، میں کرتا ہے۔

اب ہم دانی ایل باب گیارہ کی آیات دس تا سولہ پر اپنے غور و خوض کی طرف ازسرنو رجوع کریں گے، جو آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کو واضح کرتی ہیں۔ ہم نے ستمبر میں سلسلہ موقوف کیا تھا، لہذا تقریباً پانچ ماہ بیت چکے ہیں۔

پطرس اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہے کہ 'فضل میں اور ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کی معرفت میں بڑھتے جاؤ۔' جب کبھی خدا کے لوگ فضل میں بڑھتے ہیں، وہ اُس کے کلام کی زیادہ واضح فہم مسلسل حاصل کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس کی مقدس صداقتوں میں نئی روشنی اور حسن کو پہچانیں گے۔ کلیسیا کی تاریخ کے ہر دور میں یہ بات ثابت رہی ہے، اور اسی طرح آخر تک جاری رہے گی۔ لیکن جب حقیقی روحانی زندگی زوال پذیر ہوتی ہے، تو ہمیشہ یہ میلان رہا ہے کہ حق کی معرفت میں پیش رفت موقوف کر دی جائے۔ لوگ خدا کے کلام سے پہلے ہی حاصل شدہ روشنی پر قانع ہو کر ٹھہر جاتے ہیں اور کتاب مقدس کی مزید تحقیق کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ وہ قدامت پسند بن جاتے ہیں اور بحث و مباحثہ سے اجتناب کی سعی کرتے ہیں۔

یہ حقیقت کہ خدا کے لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف یا اضطراب نہیں پایا جاتا، اس بات کا قطعی ثبوت نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ وہ صحیح تعلیمات کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ یہ اندیشہ موجود ہے کہ شاید وہ حق اور باطل کے درمیان صاف امتیاز نہیں کر رہے۔ جب کلام مقدس کی تحقیق سے کوئی نئے سوال جنم نہیں لیتے، جب کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوتا جو لوگوں کو یہ یقینی بنانے کے لیے کہ ان کے پاس سچائی ہے، خود بائبل کی تلاش میں لگا دے، تو اب بھی، جیسے قدیم زمانوں میں، بہت سے ایسے ہوں گے جو روایات کو تھامے رہیں گے اور اس کی عبادت کریں گے جسے وہ جانتے ہی نہیں۔

مجھ دکھایا گیا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو موجودہ سچائی کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں، انہیں معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا مانتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے دلائل کو نہیں سمجھتے۔ انہیں موجودہ زمانے کے کام کی صحیح قدر شناسی نہیں۔ جب آزمائش کا وقت آئے گا تو ایسے مرد جو آج دوسروں کو وعظ کر رہے ہیں، جب اپنے قائم کیے ہوئے موقف کا جائزہ لیں گے، تو پائیں گے کہ بہت سی باتوں کے لیے وہ کوئی تسلی بخش وجہ نہیں دے سکتے۔ اس طرح آزمائے جانے تک انہیں اپنی شدید لاعلمی کا پتہ نہ تھا۔ اور کلیسیا میں بہت سے ایسے ہیں جو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ جس بات پر ایمان رکھتے ہیں اسے سمجھتے بھی ہیں؛ لیکن جب تک اختلاف پیدا نہیں ہوتا، انہیں اپنی ہی کمزوری کا علم نہیں ہوتا۔ جب وہ ہم عقیدہ لوگوں سے جدا کر دیے جائیں اور اپنے عقیدے کی وضاحت کے لیے تنہا اور اکیلے کھڑے ہونے پر مجبور ہوں گے، تو انہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوگا کہ جسے وہ سچ مانتے آئے تھے اس کے بارے میں ان کے خیالات کس قدر مغشوش ہیں۔ یقینی امر ہے کہ ہمارے درمیان زندہ خدا سے روگردانی اور آدمیوں کی طرف رجوع کرنے کا رجحان رہا ہے، اور الہی حکمت کی جگہ انسانی حکمت کو رکھ دیا گیا ہے۔

”خدا اپنے لوگوں کو بیدار کرے گا؛ اگر دوسرے ذرائع ناکام ہو جائیں تو ان کے درمیان بدعتیں داخل ہوں گی، جو انہیں چھان ڈالیں گی اور بھوسے کو گپھوں سے جدا کر دیں گی۔ خداوند ان سب کو جو اُس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں، نیند سے جاگ اٹھنے کے لیے پکارتا ہے۔ بیش قیمت نور آ پہنچا ہے، جو اس وقت کے لیے موزوں ہے۔ یہ بائبل کی سچائی ہے، جو ان خطروں کو ظاہر کرتی ہے جو عین ہمارے سر پر ہیں۔ یہ نور ہمیں کلام مقدس کے نہایت سرگرم مطالعہ اور ان مؤقفوں کے انتہائی باریک

بین جائزے کی طرف لے جانا چاہیے جنہیں ہم اختیار کیے ہوئے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ سچائی کے تمام پہلوؤں اور تمام موقوفوں کی دعا اور روزہ کے ساتھ پوری طرح اور ثابت قدمی سے تحقیق کی جائے۔ ایمان رکھنے والوں کو گمانوں اور ان مبہم تصورات پر اطمینان نہیں کرنا چاہیے کہ سچائی کس چیز پر مشتمل ہے۔ ان کا ایمان خدا کے کلام پر مضبوطی سے قائم ہونا چاہیے تاکہ جب آزمائش کا وقت آئے اور اپنے ایمان کا جواب دینے کے لیے وہ مجلسوں کے سامنے لائے جائیں تو وہ حلم اور خوف کے ساتھ اپنے اندر موجود امید کی وجہ بیان کر سکیں۔"

"تحریک پیدا کرو، تحریک پیدا کرو، تحریک پیدا کرو۔ جن موضوعات کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے ایک زندہ حقیقت ہونے چاہییں۔ یہ نہایت اہم ہے کہ جن عقائد کا ہم دفاع کرتے ہیں اور جنہیں ہم ایمان کے بنیادی مضامین سمجھتے ہیں، ان کے حق میں استدلال کرتے ہوئے ہم کبھی اپنے آپ کو ایسے دلائل استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں جو پوری طرح درست نہ ہوں۔ ایسے دلائل کسی مخالف کو خاموش کرنے میں تو کارگر ہو سکتے ہیں، لیکن وہ حق کی تعظیم نہیں کرتے۔ ہمیں مضبوط دلائل پیش کرنے چاہییں، جو نہ صرف ہمارے مخالفین کو خاموش کر دیں بلکہ نہایت قریب اور گہری جانچ پڑتال کا بھی سامنا کر سکیں۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو مناظر کی حیثیت سے تربیت دی ہے، ان کے بارے میں بڑا خطرہ ہے کہ وہ کلام خدا کو انصاف کے ساتھ استعمال نہیں کریں گے۔ کسی مخالف کا سامنا کرتے وقت ہماری مخلصانہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم موضوعات کو ایسے انداز میں پیش کریں کہ اس کے ذہن میں یقین پیدا ہو، نہ کہ محض ایمان رکھنے والے کے اعتماد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔"

انسان چاہے فکری و علمی ترقی میں کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو جائے، اسے ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مزید روشنی کے لیے کلام مقدس کی گہری اور مسلسل جستجو کی ضرورت نہیں۔ ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں فرداً فرداً نبوت کے طالب علم بننے کے لیے بلایا گیا ہے۔ ہمیں گہری سنجیدگی اور بیداری کے ساتھ چوکس رہنا چاہیے تاکہ ہم اس روشنی کی ہر کرن کو پہچان سکیں جو خدا ہمارے سامنے پیش کرے۔ ہمیں سچائی کی ابتدائی جھلکیاں تھام لینی چاہئیں؛ اور دعائیہ مطالعے کے ذریعے زیادہ صاف و واضح روشنی حاصل کی جا سکتی ہے، جیسے دوسروں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

جب خدا کے لوگ آسودہ ہوں اور اپنی موجودہ روشنی پر قانع ہوں، تو ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ وہ ان پر اپنا فضل نہیں کرے گا۔ اس کی مشیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ پیش رفت کرتے رہیں، تاکہ اُس افزوں اور برابر افزوں ہوتی ہوئی روشنی کو حاصل کریں جو ان کے لیے چمک رہی ہے۔ کلیسیا کا موجودہ رویہ خدا کے حضور مقبول نہیں۔ ایسی خود اعتمادی در آئی ہے جس نے انہیں اس احساس تک پہنچا دیا ہے کہ مزید حق اور زیادہ نور کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم ایسے زمانے میں بسر کر رہے ہیں جب شیطان دائیں اور بائیں، ہمارے آگے اور پیچھے کارفرما ہے؛ تو بھی بطور قوم ہم خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کی مشیت ہے کہ ایک آواز سنی جائے جو اُس کی قوم کو عمل کے لیے بیدار کرے۔

آسمان سے نور کی کرنیں قبول کرنے کے لیے روح کو کھولنے کے بجائے، بعض نے اس کے بالکل برعکس رخ اختیار کیا ہے۔ صحافت کے ذریعے بھی اور منبر سے بھی بائبل کی الہامیت کے بارے میں ایسے نظریات پیش کیے گئے ہیں جنہیں نہ روح القدس کی اور نہ کلام خدا کی تائید حاصل ہے۔ یہ امر یقیناً مسلم ہے کہ اس قدر اہم موضوع پر کوئی شخص یا کوئی جماعت واضح 'یوں فرماتا ہے خداوند' کی تائید کے بغیر نظریات آگے بڑھانے کا بیڑا نہ اٹھائے۔ اور جب انسان، جو انسانی کمزوریوں سے گھرے ہوئے ہیں، اپنے گرد و پیش کے اثرات سے کمی بیشی کے ساتھ متاثر ہیں، اور ایسے موروثی اور تربیت یافتہ رجحانات رکھتے ہیں جو انہیں دانا یا آسمانی مزاج کا نہیں بناتے، کلام خدا کو کٹھرے میں لانے اور یہ فیصلہ سنانے کا قصد کرتے ہیں کہ کیا الہی ہے اور کیا انسانی، تو وہ خدا کی مشورت کے بغیر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ خداوند ایسے کام کو کامیاب نہیں کرے گا۔ اس کے اثرات تباہ

کن ہوں گے، نہ صرف اس شخص پر جو اس میں مشغول ہے بلکہ ان پر بھی جو اسے خدا کی طرف سے کیا گیا کام سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔ الہام کی ماہیت کے بارے میں پیش کیے گئے نظریات نے بہت سے اذہان میں شکاکیت کو ابھار دیا ہے۔ فانی اور محدود ہستیاں، اپنی تنگ اور کوتاہ بین نگاہوں کے ساتھ، اپنے آپ کو مقدس صحائف پر تنقید کے لیے اہل سمجھتی ہیں، یہ کہتے ہوئے: 'یہ عبارت ضروری ہے، اور وہ عبارت ضروری نہیں، اور الہامی نہیں۔'

مسیح نے عہد عتیق کے صحائف کے بارے میں کوئی ایسی ہدایت نہ دی، جو بائبل کا وہ واحد حصہ تھا جو ان کے زمانے کے لوگوں کے پاس موجود تھا۔ ان کی تعلیمات کا مقصود یہ تھا کہ لوگوں کے اذہان کو عہد عتیق کی طرف متوجہ کریں اور وہاں پیش کیے گئے عظیم مضامین کو زیادہ روشن طور پر منکشف کریں۔ صدیوں سے بنی اسرائیل خدا سے اپنے آپ کو جدا کرتے آئے تھے، اور وہ ان قیمتی سچائیوں سے بے خبر ہو گئے تھے جو اُس نے ان کے سپرد کی تھیں۔ یہ سچائیاں توہم پرستانہ رسوم و تشریفات کے پردوں میں ڈھانپ دی گئی تھیں جنہوں نے ان کے حقیقی مفہوم کو پوشیدہ کر دیا تھا۔ مسیح ان کی درخشندگی کو دھندلا دینے والے ملیے کو ہٹانے کے لیے آئے۔ انہوں نے انہیں، قیمتی جواہرات کی طرح، ایک نئے جڑاؤ میں جما دیا۔ انہوں نے ظاہر کیا کہ قدیم اور مانوس سچائیوں کے اعادے کے استخفاف سے بہت بعید، وہ اس لیے آئے تھے کہ انہیں ان کی حقیقی قوت اور حسن میں جلوہ گر کریں، جس کا جلال ان کے زمانے کے لوگوں نے کبھی نہ پہچانا تھا۔ خود انہی مکشوفہ سچائیوں کے مصیّف و مبدع ہونے کے ناطے وہ ان کے حقیقی معانی لوگوں پر کھول سکتا تھا، اور انہیں ان غلط تفسیروں اور باطل نظریات سے آزاد کر سکتا تھا جنہیں پیشواؤں نے اپنی غیر مقدس حالت، اور روحانیت و محبت خدا سے محرومی کے موافق اختیار کر رکھا تھا۔ انہوں نے ان سب کو مسترد کر دیا جس نے ان سچائیوں کی زندگی اور حیات بخش قوت سلب کر لی تھی، اور انہیں ان کی تمام تر اصلی تازگی اور قوت کے ساتھ دنیا کو پھر سے عطا کیا۔

اگر ہمارے پاس مسیح کی روح ہو اور ہم اُس کے ساتھ مل کر محنت کرنے والے ہوں، تو اُس کام کو آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے جسے انجام دینے کے لیے وہ آیا تھا۔ کتاب مقدس کے حقائق پھر سے رسوم، روایات اور باطل عقائد کے باعث پوشیدہ ہو گئے ہیں۔ مقبول عام الہیات کی گمراہ کن تعلیمات نے ہزارہا افراد کو شکاک اور ملحد بنا دیا ہے۔ ایسی اغلاط اور تضادات موجود ہیں جنہیں بہت سے لوگ کتاب مقدس کی تعلیم کہہ کر مطعون کرتے ہیں، حالانکہ وہ دراصل کتاب مقدس کی باطل تعبیرات ہیں جو عہد پاپائی تاریکی کے زمانوں میں اختیار کی گئیں۔ کثیر تعداد میں لوگ خدا کے بارے میں ایک غلط تصور پر آمادہ کیے گئے ہیں، جس طرح یہودی، جو اپنے زمانے کی غلطیوں اور روایات سے گمراہ ہوئے تھے، مسیح کے بارے میں ایک باطل تصور رکھتے تھے۔ 'اگر وہ جانتے، تو خداوند جلال کو مصلوب نہ کرتے۔' دنیا پر خدا کے حقیقی کردار کو منکشف کرنا ہمارا فرض ہے۔ کتاب مقدس پر عیب جوئی کرنے کے بجائے، آئیے ہم نصیحت اور نمونہ عمل کے وسیلہ سے اس کی مقدس اور حیات بخش سچائیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہم 'اُس کی حمدیں ظاہر کریں جس نے تمہیں تاریکی میں سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔'

وہ برائیاں جو بتدریج ہمارے درمیان سرایت کرتی آئی ہیں، غیر محسوس طور پر افراد اور کلیساؤں کو خدا کی تعظیم سے دور کر چکی ہیں، اور اُس قوت کو محجوب کر چکی ہیں جسے وہ انہیں عطا کرنا چاہتا ہے۔

اے میرے بھائیو، خدا کے کلام کو جس طرح ہے اسی طرح قائم رہنے دو۔ انسانی حکمت کو یہ جسارت نہ کرنے دو کہ صحائف مقدسہ کے کسی ایک بیان کی قوت کو کم کرے۔ کتاب مکاشفہ میں مذکور نہایت سنجیدہ وعید ہمیں ایسا موقف اختیار کرنے سے خبردار کرنی چاہیے۔ اپنے آقا کے نام میں تم سے کہتا ہوں: 'اپنے پاؤں کے جوتے اتار دے، کیونکہ جس جگہ تو کھڑا ہے وہ مقدس زمین ہے۔' ٹیسٹیمنیز، جلد پنجم، 707-711۔